Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۳۳۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
بروز سوموار
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۳/۲۸ | ۲۵ جمادی الاول ۱۳۹۴ھ ۱۷ احسان ۱۳۵۳ ہش ۱۷ جون ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۳۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ دو دن سے شدید گرمی کے باعث ناساز ہے۔ احبابِ جماعت صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں نیز محترم نوابزادہ محمد احمد خان صاحب کی شفائے کامل و عاجل کے لئے بھی احباب درد و الحاح سے دعائیں کریں۔

خاکسار کو دو روز سے لُو لگ گئی ہے جسم میں تکلیف ہے۔ احباب سے کامل صحت اور توفیق خدمتِ دین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ابوالعطاء جالندھری)

دعاؤں پر خاص زور دو

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ پر توکل کرو، دعاؤں پر خاص زور دو اور اپنی اصلاح کی فکر کرو۔ جوانی میں تہجد پڑھنے والے اور جوانی میں دعائیں کرنے والے اور جوانی میں خوابیں دیکھنے والے بڑے نادر وجود ہوتے ہیں۔ تم نے ابدال کا ذکر سنا ہوگا ابدال درحقیقت وہی ہوتے ہیں جو جوانی میں اپنے اندر تغیر پیدا کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کر لیتے ہیں کہ بڈھے بڈھے بھی آ کر کہتے ہیں کہ حضور ہمارے لئے دعا کیجئے۔ احمدیوں کے بڈھے تو اقطاب ہونے چاہئیں اور احمدیوں کے جوان ابدال ہونے چاہئیں وہ خوب دعائیں مانگیں اور اللہ تعالیٰ سے ایسی محبت کریں کہ وہ اپنے فضل سے ان سے بولنے لگ جائے اور وہ جوانی میں ہی صاحبِ کشف و کرامات ہو جائیں اور محلے کے لوگوں کو جب مصیبت پیش آئے وہ دوڑے دوڑے ایک خادمِ احمدیت کے پاس آئیں اور آ کر کہیں دعا کرو ہماری یہ مصیبت ٹل جائے جب تم جذبہ و اخلاص سے ان کے لئے دعا کرو گے تو پھر خدا تمہاری دعائیں بھی زیادہ قبول کرنے لگ جائے گا اور لوگوں کو ماننا پڑے گا کہ تمہاری دعا ایک بڑی قیمتی چیز ہے۔"

(فرمودہ ۲۰ نومبر ۱۹۵۵ء
بحوالہ مشعلِ راہ صفحہ ۸۲۷)

"جو شخص ختمِ نبوت کا منکر ہو وہ بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے"

"یہ ہم پر افترائے عظیم ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے"

حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہم ارشادات

حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:۔

"میں جناب خاتم الانبیاء کی نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختمِ نبوت کا منکر ہو وہ بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔"

(تقریر واجب الاعلان صفحہ ۵)

جماعتِ احمدیہ کے متعلق کسی کا یہ کہنا کہ وہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتی یا ختمِ نبوت کی منکر ہے افترائے عظیم سے کم نہیں ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء)

ختمِ نبوت پر ایمان نہ رکھنے والا مسلمان نہیں ہے

وزیرِ اعظم ذوالفقار علی بھٹو کا اعلان

وزیرِ اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ۱۳ جون ۱۹۷۴ء کو ریڈیو اور ٹیلیویژن پر جو تقریر کی اس میں انہوں نے صدرِ مملکت اور وزیرِ اعظم کے حلف ناموں کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کا ذکر کیا کہ ختمِ نبوت پر ایمان نہ رکھنے والا مسلمان نہیں ہے۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۷ احسان ۱۳۵۳ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعائے کامل کے لوازمات

یُوں تو قبولیت دُعا کے بہت سے آداب اور شرائط ہیں اور قبولیتِ دُعا کا حظّ اُٹھانے کے لئے ان سب شرائط و آداب کو پورا کرنا ضروری ہوتا ہے تاہم ان میں سے ایک اہم شرط یہ ہے کہ حسب استعداد دعا کو اس کے کمال تک پہنچایا جائے۔ جب تک دعا اپنے کمال کو نہیں پہنچتی ضروری نہیں کہ وہ جناب الٰہی میں مقبول ہو اور اس کے نتیجہ میں انسان اپنی مراد کو پالے۔

دعا کو اس کے کمال تک پہنچانے کی بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر یہ جاننا ضروری ہے کہ دعا اپنے کمال کو کب اور کس طرح پہنچتی ہے کیونکہ یہ معلوم کئے بغیر دعا کرنے والا نہ تو اپنی دُعا کو کمال تک پہنچانے میں کامیاب ہو سکتا ہے اور نہ ہی اسے قبولیت دُعا کا حظ (جس کے آگے دنیا کی بڑی سے بڑی لذت بھی ہیچ ہے) میسر آسکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں قبولیت دعا کے نہایت مہتم بالشان نشان دکھا کر لاکھوں انسانوں میں قبولیت دعا پر زندہ ایمان پیدا کر دکھایا وہاں دعا کو اس کے کمال تک پہنچانے کے طریق پر بھی نہایت عام فہم انداز اور لطیف پیرائے میں روشنی ڈال کر لاکھوں انسانوں کو قبولیت دعا کا حظ اُٹھانے کے قابل بنانے کا کارنامہ نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ آپ نے واضح فرمایا کہ دعائے کامل کے تین لوازمات ہیں۔ اوّل رِقت، دوم اضطراب و گدازش اور سوم استقلال اور دوام۔ جس دعا میں یہ تین لوازم جمع ہو جاتے ہیں وہ دعا اپنے کمال کو پہنچ جاتی ہے اور جنابِ الٰہی میں قبول ہو کر انسان کو فائز المرام کر دکھاتی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے اور دُعائے کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ (۱) اِس میں رِقّت ہو (۲) اضطراب اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دِلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کا علاج یہی ہے کہ (۳) (پورے استقلال کے ساتھ) دعا کرتا رہے۔ خواہ کیسی ہی بے دِلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ (دُعا کرنے سے) سیر نہ ہو۔ تکلّف اور تصنّع سے (دعا) کرتا ہی رہے۔ اصلی اور حقیقی دُعا کے واسطے بھی دُعا ہی کی ضرورت ہے۔

بہت سے لوگ دُعا کرتے ہیں اور (دُعا سے) ان کا دِل سیر ہو جاتا ہے، وہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی ہی میں برکت ہے کیونکہ آخر گوہر مقصود اسی سے نکل آتا ہے اور ایک دن آجاتا ہے کہ جب اس کا دِل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رِقت جو دُعا کے لوازمات ہیں پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو رات کو اُٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو اگر وہ اس حالت میں بھی دُعا کرتا ہے کہ الٰہی! دل تیرے ہی قبضہ اور تصرف میں ہے تُو اس کو صاف کر دے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض سے بسط نکل آئے گی اور رِقت پیدا ہو جائے گی۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا ہے۔ وہ دیکھے گا کہ اُس وقت روح آستانۂ الوہیت پر پانی کی طرح بہتی ہے اور گویا ایک قطرہ ہے جو اُوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے۔"

(ملفوظات (فرمودہ ۲۰ اگست ۱۹۰۳ء) جلد ششم صفحہ ۹۳-۹۴)

موجودہ آڑے وقت میں جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام جماعت کو بکثرت استغفار کرنے اور انفرادی اور اجتماعی دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم رِقت اور اضطراب و گدازش سے پورے استقلال کے ساتھ دن اور رات دُعائیں کر کے اپنی دعاؤں کو کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ ہماری یہ دُعائیں کمال کو پہنچ کر اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لائیں گی اور موجودہ مشکلات جنہوں نے مہیب صورت اختیار کی ہوئی ہے کافور ہوئے بغیر نہ رہیں گی۔

احبابِ جماعتِ احمدیہ کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

احباب نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد الحاح کے ساتھ عاجزانہ اور پُرسوز اجتماعی دعائیں بھی کریں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ۔ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

احبابِ کرام! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

کل کے الفضل میں دوست میرا پیغام پڑھ چکے ہوں گے اور دُعاؤں میں مصروف ہوں گے۔ انفرادی دُعاؤں کے علاوہ اُن مقامات پر جہاں نماز باجماعت کا اہتمام ہے احباب کثرت کے ساتھ روزانہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ربّ کریم، اَلْبَرُّ الرَّحِیْم کے حضور الحاح کے ساتھ عاجزانہ اور پُرسوز اجتماعی دُعائیں بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

۷ احسان ۱۳۵۳ ہش
۷ جون ۱۹۷۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے عقائد

مرتبہ:۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم

حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کا مذہب آپ کی کتب کی رو سے درج ذیل ہے

۱۔ آپ نور الحق حصہ اوّل صفحہ ۵ پر فرماتے ہیں:۔

"ہم مسلمان ہیں خدا کے وحدہٗ لاشریک ہونے پر ایمان لاتے ہیں اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہیں اور خدا کی کتاب قرآن اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء ہیں مانتے ہیں۔ اور یوم البعث (قیامت) اور دوزخ اور جنت پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اور اہل قبلہ ہیں اور جو کچھ

خدا اور رسول

نے حرام کیا اس کو حرام سمجھتے اور جو کچھ حلال کیا اس کو حلال قرار دیتے ہیں اور ہم نہ شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں۔ اور ذرہ کمی بیشی نہیں کرتے اور جو کچھ رسول اللہ سے ہمیں پہنچا اس کو قبول کرتے ہیں چاہے ہم اس کو سمجھیں یا اس کے بھید کو نہ سمجھیں اور اس کی حقیقت تک نہ پہنچ سکیں اور ہم اللہ کے فضل سے مومن اور موحد ہیں۔

۲۔ حضور اپنی جماعت کے متعلق فرماتے ہیں:

"پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ (احمدی) یقین کریں۔ کہ اُن کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے نہ وہ کسی کا بیٹا نہ اس کا کوئی بیٹا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی آگے قدم رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ ۔ ۔ ۔ اور نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے تم اس وقت میری جماعت میں شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور (قلب) سے ادا کرو کہ گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۴)

۳۔ آپ اپنے ایک اشتہار مورخہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء میں فرماتے ہیں

(ترجمہ از عربی عبارت)

"ایمان لاتا ہوں میں اللہ پر اور اس کے ملائکہ پر اور کتابوں اور رسولوں پر اور مرنے کے بعد قیامت کے دن جی اٹھنے پر۔ اور ایمان لاتا ہوں میں خدا کی کتاب عظیم پر جو قرآن کریم ہے اور تابعداری کرتا ہوں تمام رسولوں سے افضل اور خاتم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور میں مسلمانوں میں سے ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں علیٰ وجہ البصیرت کہ کوئی معبود مسجود خالق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ واحد کے جس کا کوئی شریک نہیں محمد خدا کا خاص بندہ اور اسی کا رسول ہے۔ اے رب! مجھ کو مسلمان ہی زندہ رکھ اور اسلام پر ہی وفات دے۔ اور میرا حشر اپنے مومن بندوں کے ساتھ کر۔ اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے اور سوائے تیرے دوسرا کوئی نہیں جانتا اور تو ہی میرا سب سے بہتر گواہ ہے۔"

"اس میری تحریر پر ہر ایک شخص گواہ رہے اور خداوند علیم و سمیع اوّل الشاہدین ہے کہ میں ان تمام عقائد کو مانتا ہوں جن کے ماننے کے بعد ایک کافر بھی مسلمان تسلیم کیا جاتا ہے اور جن پر ایمان لانے سے ایک غیر مذہب کا آدمی بھی مسلمان کہلانے لگتا ہے میں ان تمام امور پر ایمان رکھتا ہوں جو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں درج ہیں۔"

۴۔ آپ اپنی ایک تصنیف "التبلیغ" صفحہ ۳۸۷ و ۳۸۸ پر لکھتے ہیں:

"نعتقد ان رسولنا خیر الرسل وافضل المرسلین وخاتم النبیین وافضل من کل من یاتی وخلا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ونعتقد ان کل اٰیۃ القراٰن بحر مواج مملوّ من دقائق الھدیٰ ۔ ۔ ۔ ۔ ونعتقد ان الجنۃ حق والنار حق وحشر الاجساد حق ومعجزات الانبیاء حق۔ ونعتقد ان النجاۃ فی الاسلام واتباع نبیّنا سیّد الورٰی وکل ما ھو خلاف الاسلام فنحن بریئون منھا ونؤمن بکلما جاء بہ رسولنا صلی اللہ علیہ وسلم وان لم نعلم حقیقتہ العلیا ومن قال فینا خلاف ذلک فقد کذب علینا وافتریٰ فاتقوا اللہ ولا تصدقوا اقوال کل ضنین۔ مھین سعی الی کالتنین ومال الی اکفاری بفیلولۃ رایہ واتبع اھوی واعلموا ان الاسلام دینی ومن التوحید یقینی وما ضل قلبی وما غویٰ ومن ترک القرآن واتبع قیاسًا فھو کرجل افترس فتراسًا ووقع فی الوھاد المھلکۃ وھلک وفنی۔ واللہ یعلم انی عاشق الاسلام وفداء حضرت خیر الانام وغلام احمد المصطفےٰ۔"

ترجمہ: "ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ ہمارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام رسولوں سے بہتر اور افضل المرسلین اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور تمام ان انسانوں سے جو گذر چکے یا آئندہ قیامت تک ہوں گے افضل ہیں۔ ۔ ۔ اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ قرآن شریف کی ہر آیت ایک بحر ذخار ہے جو ہدایت کی تمام قسم کی باریکیوں سے مملو اور معمور ہے۔ اور ہمارا اعتقاد ہے کہ جنت اور دوزخ اور قیامت اور انبیاء علیہم السلام کے معجزات سب حق ہیں اور ہمارا عقیدہ ہے کہ نجات صرف اسلام میں ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری سے حاصل ہو سکتی ہے اور جو امور اسلام کی تعلیم کے خلاف ہیں ہم ان سے بالکل بیزار اور بری ہیں اور ہمارے پاک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ لائے ہیں اس پر ہمارا پختہ ایمان ہے۔ اگرچہ ہم اس کی حقیقت اور کنہہ کو نہ جانیں اور جو شخص ان مذکورہ حقائق کے خلاف ہماری طرف کوئی عقیدہ منسوب کرتا ہے وہ ہم پر افتراء کرتا ہے۔ پس اے لوگو! خدا سے ڈرو اور جو شخص بخیل ذلیل سانپ کی طرح مجھے کاٹنے کو دوڑتا اور اپنی جہالت اور کج فہمی کے باعث اپنی خواہشات نفسانی کا پیرو ہو کر میری تکفیر کرتا ہے وہ صحیح راستہ پر نہیں اور آگاہ رہو کہ اسلام میرا دین اور توحید پر میرا یقین ہے اور میرا دل کبھی کجرو ہو کر گمراہ نہیں ہوا۔ اور جو بدقسمت قرآن مجید کو چھوڑ کر قیاسی باتوں پر چلتا ہے وہ اس شخص کی مانند ہے جو ایک پُرخطر جنگل میں جہاں ہر قسم کے درندے ہوں داخل ہو گیا اور ایک بھیڑیے نے اسے پھاڑ ڈالا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اسلام کا فدائی اور حضرت سید انام احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جاں نثار غلام ہوں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۵۔ آپ اپنی عربی کتاب "مواہب الرحمٰن" کے صفحہ ۶۸ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

لن يقبل عمل ولا عبادة الا بعد الاقرار برسالته والثبات على دينه وملته۔ وقد هلك من تركه وما تبعه في جميع سننه على قدر وسعه وطاقته ولا شريعة بعده ولا ناسخ لكتابه ووصيته ولا مبدل لكلمته ولا قطر كمزنته۔ ومن خرج مثقال ذرة من القرآن فقد خرج من الايمان۔ ولن يفلح احد حتى يتبع كل ما ثبت من نبينا المصطفى ومن ترك مقدار ذرة من وصاياه فقد هوى۔

ترجمہ:۔ "اور کوئی عمل اور عبادت قبول نہ ہوگی جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار سچے دل سے نہ کیا جائے اور دین اسلام پر ثبات وقیام نہ ہو اور وہ شخص ہلاک ہوگیا جس نے آپ کو چھوڑ دیا اور بقدر طاقت تمام امور میں آپ کی پیروی نہ کی۔ کوئی جدید شریعت آپ کے بعد نہیں اور نہ کوئی کتاب آپ کی شریعت کو منسوخ کرسکتی ہے اور کوئی شخص آپ کے مبارک کلمہ کو بدل نہیں سکتا اور جس نے ذرہ بھر قرآن شریف سے روگردانی کی وہ ایمان سے خارج ہوگیا اور ہرگز کوئی شخص نجات نہیں پاسکتا جب تک ان تمام امور میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوچکے ہیں آپ کی پیروی نہ کرے اور جس نے ایک رتی بھر آپ کی وصیت اور حکم کو چھوڑا وہ گمراہ ہوگیا۔"

(۶) حضرت صاحب اپنی کتاب "ایام الصلح" صفحہ ۸۶-۸۷ میں اپنے عقائد بیان فرماتے ہیں۔

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے۔ ان سب پر ایمان لاویں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں اُن سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کرکے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔

اَلَا اِنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ وَالْمُفْتَرِيْنَ"

ہم خدا تعالیٰ کی سب سے بزرگ اور آخری کتاب قرآن حکیم اور احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جن باتوں کو ایک شخص کے مومن اور مسلمان ہونے کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے اُن سب پر خلوص دل اور صمیم قلب سے ہم یقین اور اعتقاد رکھتے ہیں اور جن اعمال صالحہ کے بجالانے کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ ہم بفضلہٖ بجالاتے ہیں اور بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام علانیہ کہتے ہیں۔

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
(سراج منیر)

"انفرادی و اجتماعی اخلاق کے ناسور"

(مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ لدھیانوالہ ضلع لائل پور)

۱۔ سینما

اس میں شک نہیں کہ سینما موجودہ سائنس کی بہترین کارآمد ایجاد ہے لیکن اس کا استعمال غلط ہو رہا ہے موجودہ حالات میں تو یہ اور بھی ہمارے لئے نہایت مہلک ثابت ہو رہا ہے اور جب تک اس کی موجودہ صورت قائم ہے اس وقت تک ہمارے معاشرہ اور سوسائٹی کی اصلاح کی صورت ناممکن ہے سینما دیکھنا کیوں بُرا ہے اس لئے کہ:۔

۱۔ ہم ان دنوں سخت اقتصادی پریشانیوں میں گھرے ہوئے ہیں یہی اقتصادی بدحالی ہمارے زوال کا موجب ہو رہی ہے جو رقم ہر روز یا دوسرے تیسرے روز صرف کی جاتی ہے وہ اگر قومی تعمیر کے کاموں میں خرچ کرنے کے لئے قومی فنڈ میں جمع کر دی جائے تو بہت سے لاینحل مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

۲۔ موجودہ سینما ڈرامہ میں مرد و عورت کا آزادانہ اختلاط ہوتا ہے اور اسلام مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو ایسی مجالس میں شرکت سے منع کرتا ہے جہاں اجنبی مردوں اور عورتوں کا باہم آزادانہ اختلاط ہو۔

۳۔ سینما میں گندے اور مخرب اخلاق مضامین پیش کئے جاتے ہیں جن سے جنسی جذبات میں اشتعال پیدا ہو کر انسان کی جسمانی و روحانی زندگی تباہ ہو جاتی ہے اسی لئے مسلمان کو ایسی مجلس میں شریک ہونا منع ہے۔ جہاں اس کی جسمانی یا روحانی پاکیزگی میں رخنہ پیدا ہو۔

۴۔ سینما اشاعت فحش کا اڈہ ہے۔ اگر کوئی سعید فطرت سادہ لڑکا یا لڑکی ایک دفعہ بھی سینما دیکھ لے تو جنسیات کے تمام راز اس پر فوراً آشکارا ہو جاتے ہیں اور یہ صورت کسی وقت بھی اس کے لئے تباہ کن ہو سکتی ہے۔

بہرحال اگر سینما تاریخی، علمی، ادبی، معاشرتی و اصلاحی امور پیش کرے تو بہتر ورنہ موجودہ صورت میں تو یہ اخلاق کے لئے ایک خطرناک گھن ہے۔

۲۔ ریڈیو کا غلط استعمال

اسی طرح ریڈیو کی افادیت سے کس کو انکار ہو سکتا ہے ہم گھر بیٹھے بٹھائے دنیا کے گوشہ گوشہ کی خبریں صرف ایک بٹن گھما کر سن سکتے ہیں ہر ملک کی اقتصادی و معاشی حالت کا علم ہوتا رہتا ہے دنیا کی تجارتی منڈیوں کے اتار چڑھاؤ کی برابر خبر ملتی رہتی ہے اچھے اچھے پروگرام سننے میں آتے ہیں بہترین مضامین نشر کئے جاتے ہیں جس سے اچھی خاصی علمی ترقی ہوتی ہے۔ یہ سب کچھ ہے لیکن افسوس ہے کہ ریڈیو سے تفریح طبع کا سامان کچھ ایسی مکروہ صورت میں پیش کیا جاتا ہے جس سے اصلاح اخلاق نہیں بلکہ افساد اخلاق کی توقع رکھی جاسکتی ہے؛ نہایت لغو قسم کے گیت گانے ریڈیو سے نشر کئے جاتے ہیں۔ پس ہمارے ذمہ دار احباب کو قوم کے بچپن کی حالت پر رحم کرتے ہوئے اصلاح احوال کی طرف توجہ دینی چاہئے ایسا نہ ہو کہ ان اصحاب کی غفلت کی صورت میں خدا کی تقدیر انتقام لے اور ایسے حالات پیدا کردے جو ہمارے لئے تکلیف دہ ہوں۔

۳۔ فحش لٹریچر

موجودہ زمانہ میں اخلاق کو تباہ کرنے والا مرض فحش لٹریچر کی اشاعت بھی ہے جو کبھی تو اشتہارات کی صورت میں اور کبھی ناولوں کی شکل میں معزز گھرانوں اور خاندانوں کے ہاتھ میں پہنچتا ہے اس قسم کا لٹریچر شائع کرنے والوں نے تصنیف اور صحافت جیسے معزز کام کو چند ٹکے کمانے کا ذریعہ بنا رکھا ہے یہ لوگ جنسی جذبات ابھار کر اپنی دکان کی رونق تو دوبالا کر لیتے ہیں لیکن انہیں یہ معلوم نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور درا صل ان کو یہ معلوم کرنے کی ضرورت بھی نہیں کہ یہ زہر اندر ہی اندر قوم کی ریڑھ کی ہڈی کے لئے کس قدر ہلاہل ثابت ہو رہا ہے۔ قوم کے وہ ہونہار بچے اور بچیاں جن سے بہترین سائنسدان، بہترین ڈاکٹر اور بہترین فلاسفر ہونے کی توقع رکھی جاتی ہے وہ اسی قسم کے لٹریچر سے متاثر ہو کر اپنی زندگی تباہ کر لیتے ہیں۔ ایسے حالات میں اصلاح معاشرہ کی طرف توجہ نہایت ضروری ہے ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرما دیا ہے کہ جب کسی قوم میں بدی عام ہو جائے اور اس بدی کو کوئی روکنے والا بھی نہ ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ اس لئے ہر شخص کا یہ فرض ہے کہ اپنے ماحول کو ان چیزوں سے پاک و صاف رکھے اور جہاں تک ممکن ہو سکے دوسروں کے سامنے ان چیزوں کے عیوب و نقائص بیان کرتا رہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہر قسم کے بُرے اخلاق و عیوب سے پاک و صاف رکھے۔ اَللّٰھُمَّ آمین

(سید شمشاد احمد ناصر مربی سلسلہ احمدیہ لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور)

وصایا

:(۳):

مسل نمبر ۲۱۷۲۶

مَیں محمد شریف ولد میاں غلام نبی صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ دوکاندار عمر ۷۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد پارک لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک عدد مکان واقع احمد پارک کچا موہنی روڈ لاہور مالیتی -/۲۵,۰۰۰ روپے۔ (۲) ایک عدد دوکان جیت رام روڈ لاہور مالیتی -/۲۵۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۲۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت دوکانداری ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:- محمد شریف ولد میاں غلام نبی صاحب مرحوم مکان نمبر ۷۷۶ پلاٹ نمبر ۱۱ احمد پارک کچا موہنی روڈ۔ لاہور گواہ شد:- محمد صدیق شاکر سکرٹری وقف جدید لاہور۔ گواہ شد:- عبد الحمید (برادر موصی) مکان نمبر ۱۴۱/A بھاٹی گیٹ لاہور۔

مسل نمبر ۲۱۷۲۷

میں نذیر بیگم زوجہ محمد شریف صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن احمد پارک لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- حق مہر وصول شدہ - -/۵۰۰ روپے

۲- زیور طلائی وزنی ۱۰ ماشہ مالیتی -/۵۰۰ ”

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۱۵ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- نذیر بیگم زوجہ محمد شریف صاحب احمد پارک کچا موہنی روڈ مکان نمبر ۷۷۶ پلاٹ ۱۱ لاہور۔ گواہ شد:- محمد شریف (خاوند موصیہ) لاہور

مسل نمبر ۲۱۷۲۸

میں مبارک احمد ولد میاں محمد اسمٰعیل صاحب قوم راجپوت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) ایک دوکان نمبر P/۱۵ واقع کارخانہ بازار لائلپور مالیتی تقریباً -/۳۰,۰۰۰ روپے

(۲) ایک مکان رہائشی نمبر P/۱۰۹ واقع منٹگمری بازار گلی ۵ لائلپور مالیتی تقریباً -/۲۰۰۰ روپے

اسوقت مجھ پر قرض -/۱۶,۰۰۰ روپے ہے۔ بعد منہائی قرض مبلغ -/۱۴,۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:- مبارک احمد لکڑ منڈی گلی نمبر ۵ بلاک نمبر ۵ مکان نمبر P/۱۰۹ لائل پور۔ گواہ شد:- فضل الدین بنگوی سیکرٹری وصایا وصیت نمبر ۲۵۳۰ غلام محمد آباد۔ لائلپور۔ گواہ شد:- عطا حسین شاہ سیکرٹری مال۔ جماعت احمدیہ لائل پور۔

درخواست دُعا } میری والدہ صاحبہ کا پتے کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب سے انکی کامل و عاجل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(مبارک احمد خالد نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۷۲۹

مَیں میرزا مشتاق احمد ناصر ولد کیپٹن عمر حیات خان صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک پلاٹ نمبر 9/2 - R - 118 اسلام آباد قیمت تقریباً -/۹۰,۰۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت تجارت ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:- مشتاق احمد ناصر B.22/4 - ۱۰ نارتھ ناظم آباد۔ کراچی ۳۳۔ گواہ شد:- محمد شفیع نجیب آبادی۔ ناظم آباد۔ کراچی۔ گواہ شد:- سلطان احمد طاہر موصی نمبر ۷۴۸۳۔ کراچی۔

مسل نمبر ۲۱۷۳۰

مَیں عبد السمیع احمد ولد محمد عبد الخالق صاحب قوم راجپوت پیشہ فوٹوگرافی عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۵۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- عبد السمیع احمد فوٹوگرافر ۱۶ اسلم آباد کراچی ۵۔ گواہ شد:- عنایت اللہ ولد ٹھیکیدار محمد شفیع رنچھوڑ لائن کراچی۔ گواہ شد:- میرزا اللہ دتا سیکرٹری مال محمود آباد۔ کراچی نمبر ۲۔

خریداران الفرقان کو اطلاع

ماہ جون کا رسالہ الفرقان ۱۵/۶/۷۴ کو پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ ملکی مخدوش حالات کی وجہ سے اس دفعہ حجم قریباً نصف ہے۔ اس کا ازالہ آئندہ نمبروں میں ہوگا۔ انشاء اللہ۔

جن احباب کا چندہ ختم ہے ان کے نام وی پی کیا جا رہا ہے۔ وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ جن خریدار احباب کو مجبوراً جگہ تبدیل کرنی پڑی ہے وہ اپنے نئے پتہ سے مطلع فرمائیں انہیں دوبارہ رسالہ بھیج دیا جائے گا۔

(منیجر رسالہ الفرقان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قومی بحران کی صورت میں ایجی ٹیشن کا راستہ اختیار کرنا دانشمندی کے منافی ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے آج سے سات سال پہلے کے ایک پریس انٹرویو کی رپورٹ

جنوری ۱۹۶۷ء کے اواخر میں روزنامہ "امروز" لاہور کے نمائندۂ خصوصی نے لاہور سے ربوہ آکر امام جماعتِ احمدیہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ سے ایک پریس انٹرویو لیا تھا۔ نمائندۂ مذکور نے اس ملاقات کی جو رپورٹ ۳۰ جنوری ۱۹۶۷ء کے "امروز" میں شائع کی وہ ذیل میں من وعن ہدیۂ قارئین کی جارہی ہے:۔

قومی بحران پر قابو پانے کے لئے ایک دوسرے پر الزام تراشیوں کی بجائے مثبت تدابیر اختیار کی جائیں

(امروز کے نمائندہ خصوصی سے)

ربوہ ۲۹ جنوری۔ جماعتِ احمدیہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے کہا ہے کہ کسی قومی بحران کی صورت میں ایجی ٹیشن کا راستہ اختیار کرنا دانشمندی کے منافی ہے۔ مرزا ناصر احمد نے خوراک کے مسئلے پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ نکتہ چینی بحران کو حل کرنے میں مدد دینے کی بجائے الجھاتی ہے۔ کسی بھی قومی بحران کی صورت میں تمام شہریوں کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے کو مطعون کرنے اور ملزم ٹھہرانے کے بجائے بحران کو دور کرنے کی مثبت تدابیر اختیار کریں۔

انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو چونکہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حیاتِ طیبہ کو مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ بنانا تھا اس لئے ان کی زندگی میں وہ تمام واقعات ملتے ہیں جو مسلمانوں کو بعد میں پیش آسکتے تھے۔ ان میں قحط کا واقعہ بھی موجود ہے۔ مکہ میں قحط پڑا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایثار پر زور دیا جس کے نتیجے میں کفار کو کھانا میسر آنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کی روشنی میں مسلمان آج بھی رات کو یہ اطمینان کرکے سوئیں کہ ہمسایہ بھوکا تو نہیں سو رہا تو مسئلے کی شدت کم ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی موقعوں کے لئے فرمایا تھا کہ ایک کا کھانا دو کے لئے اور دو کا تین کے لئے کافی ہونا چاہیئے۔ اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک کا کھانا دو کے لئے اور دو کا چار کے لئے اور چار کا آٹھ کے لئے کافی ہونا چاہیئے تو ان کا اشارہ متمول طبقے کی جانب تھا۔ مرزا صاحب نے حزبِ مخالف کے رویے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا اگر مقصد لوگوں کا پیٹ بھرنا ہے تو پھر حکومت سے تعاون ضروری ہے۔ انہوں نے کہا مخالف عناصر تعاون کے بجائے نکتہ چینی کی راہ اختیار کرکے ثابت کر رہے ہیں کہ غذائی قلت کے مسئلے پر قابو پانا ان کا مقصد نہیں بلکہ اس کی آڑ میں اقتدار پر قبضہ کرنا ان کا مطلوب و مقصود ہے۔

اختلاف کا سلیقہ

نمائندہ امروز نے مرزا ناصر احمد سے پوچھا سیاسی حلقوں کا یہ تاثر کہاں تک درست ہے کہ جماعتِ احمدیہ چونکہ ہر حکومت کی غیر مشروط اطاعت کرتی ہے اس لئے ملکی سیاسیات میں اس کا کوئی "رول" نہیں ہے۔ مرزا صاحب نے جواب دیا، جماعتِ احمدیہ کو ملکی سیاسیات سے بلاشبہ کم دلچسپی ہے لیکن یہ کہنا درست نہیں کہ وہ ہر حکومت کی غیر مشروط اطاعت کرتی ہے حقیقت یہ ہے کہ جماعت، قانون کی حکمرانی کی اطاعت کرتی ہے کیونکہ وہ سمجھتی ہے کہ جب تک کسی ملک میں قانون کی حکمرانی قائم نہیں ہوتی اس میں نہ تو معاشرتی ضبط و نظم پیدا ہو سکتا ہے اور نہ انفرادی سطح پر ہی اطمینانِ قلب نصیب ہو سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے کہا کہ اگر قانون حزبِ مخالف کے وجود کی اجازت دیتا ہو تو اس کے قیام میں بھی کوئی مضائقہ نہیں لیکن اختلاف کا اظہار تعمیری انداز میں ہونا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ مارشل لاء کے نفاذ پر جب حزبِ مخالف کی تمام توپوں نے چپ سادھ لی تھی ہمیں حکومت سے کچھ اختلاف تھے ہم نے مناسب طریقے سے ان کا اظہار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ جو حلقوں کا کہنا ہے کہ ملکی سیاسیات میں جماعتِ احمدیہ کا "رول" نہیں ظاہر ہے وہ حزبِ مخالف سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے میں ان سے یہی کہوں گا کہ انہیں اوّل تو خوش ہونا چاہیئے کہ ہم ان کے مقابلے میں نہیں ہیں اور یوں بھی انہیں ہماری فکر نہیں ہونی چاہیئے۔ جب نمائندہ امروز نے اصرار کیا کہ سوال کسی کے خوش یا متردد ہونے کا نہیں بلکہ یہ سیاسیات کا سوال ہے اور اس سوال کو ان الفاظ میں بھی پیش کیا جا سکتا ہے کہ ملکی سیاسیات میں جماعتِ احمدیہ کا رول کیا ہے؟ کیونکہ پاکستان ایک سیاسی اکائی اور اس کا ہر شہری سیاسی انداز میں سوچنے اور عمل کرنے پر مجبور ہے۔ مرزا صاحب نے اس سوال کے جواب میں بھی اپنے اس موقف کا اعادہ کیا کہ جماعتِ احمدیہ نے اپنے لئے جو راہ منتخب کی وہ اس کے لئے مناسب اور مفید ہے تاہم اس مرحلے پر انہوں نے ایک واقعہ سنایا جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ جماعت حکومت کے ہر اقدام کی اندھا دھند حمایت نہیں کرتی۔

(امروز ۳۰ جنوری ۱۹۶۷ء جلد ۱۹ نمبر ۳۰۸)

فتنہ انگیزی پر مبنی خبروں کے خلاف پُرزور احتجاج

لاہور سے شائع ہونے والے اخبارات میں ۱۰ رجون اور اس کے بعد کی اشاعتوں میں امام جماعتِ احمدیہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرکے ایک بیان پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ہونے والے حالیہ فسادات سے متعلق امریکی خبر رساں ایجنسی اے۔ پی۔ اے کے حوالہ سے شائع ہوا ہے مختلف اخباروں نے اپنی نہ صرف مختلف تاریخوں کی اشاعتوں میں بلکہ لوکل اور ڈاک ایڈیشنوں میں اس بیان سے متعلق مختلف متضاد اور فتنہ انگیز خبریں دی ہیں اور اس طرح درجہ بدرجہ تبدیلی کرکے سراسر ایک غلط تاثر دینے کی کوشش کی ہے۔ ہم ان مختلف متضاد اور فتنہ انگیز خبروں کی اشاعت کے خلاف پُرزور احتجاج کرتے ہیں۔ اگر ان خبروں کا یکجائی نظر سے مطالعہ کیا جائے تو ان مختلف اور متضاد خبروں میں پنہاں تدبر بھی فتنہ انگیزی از خود طشت از بام ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ فرمودی بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر حاجی عبدالمجید خان صاحب صحابی ۱۱ رجون ۱۹۷۴ء کو ۱½ بجے دن بعمر ۷۰ سال کوئٹہ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالوحید خان۔ کوئٹہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

ھُوَالشَّافِی
نکسیر
بہت خطرناک مرض ہے
اپسٹیکسز کیور APISTAXIS CURE.
مستقل اور مجرب علاج ہے مکمل کورس ۱۰/-
کیور ویل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور، کراچی
ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون [illegible]

بواسیر کی حیرت انگیز دوا
پائلز کیور PILES CURE.
صرف چار سپلائز پر مشتمل مکمل کورس قیمت ۱۰/-
نمونہ کی خوراک اور لٹریچر مفت
کیور ویل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور، کراچی
ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون ۶۰۶-۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴